Regd. No. L 5254
بسم اللہ الرحمن الرحیم
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
تار کا پتہ:۔ الفضل لاہور
ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

الفضل

روزنامہ
لاہور
یوم:۔ جمعہ
شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ”
سہ ماہی ۷ ”
ماہوار ۲½ ”
فی پرچہ ۱؍
۲؍ ذیقعدہ سنہ ۱۳۷۱ھ
جلد ۳۹/۶ | ۲۵؍ وفا ۱۳۳۱ ہش - ۲۵؍ جولائی سنہ ۱۹۵۲ء | نمبر ۱۷۵

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۲؍ جولائی۔ (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔

لاہور ۲۴؍ جولائی۔ مکرم نواب محمد عبد اللہ خاں صاحب کو ہلکا سا بخار ہے۔ مگر عام طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں

سندھ میں انتخابات

کراچی ۲۴؍ جولائی۔ گورنر سندھ مسٹر دین محمد نے آج ایک پریس کانفرنس میں اعلان کیا۔ کہ سندھ میں عام انتخابات آئندہ سال فروری میں ہوں گے۔ جن میں تمام بالغ آبادی کو رائے دینے کا حق ہوگا۔

مصر میں نئی کابینہ بنتے ہی فوجی حکومت ختم کر دی جائے گی

نئے وزیر اعظم علی ماہر پاشا شاہِ فاروق سے ملاقات کرنے کے لئے اسکندریہ پہنچ گئے

قاہرہ ۲۴؍ جولائی۔ مصر میں فوجی انقلاب کے بانی جنرل نجیب محمد بے نے اعلان کیا ہے کہ نئی کابینہ بنتے ہی تمام فوجی کارروائی ختم کر دی جائے گی۔ علی ماہر پاشا جنہیں جنرل نجیب بے نے نئی کابینہ بنانے کی دعوت دی ہے۔ شاہ فاروق سے ملاقات کرنے کے لئے ہوائی جہاز کے ذریعہ اسکندریہ پہنچ گئے ہیں۔ بعض خبر رساں ایجنسیوں کی اطلاعات کے مطابق علی ماہر پاشا نے مجوزہ کابینہ کی فہرست مکمل کر لی ہے۔ وزارت عظمیٰ کے علاوہ وزارتِ داخلہ اور وزارتِ جنگ کے قلمدان بھی ان کے ہی ہاتھ میں رہیں گے۔ سرِ دست وزیر خارجہ بھی وہ خود ہوں گے۔ انہوں نے ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ میری حکومت کا کسی خاص پارٹی سے تعلق نہیں ہوگا۔ اس نازک مرحلہ پر قومی خدمت کے کام میں جو لوگ بھی ساتھ دینا چاہیں گے۔ ان کے امداد و تعاون کا صدق دل سے خیر مقدم کیا جائے گا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ فوج نے علی ماہر پاشا سے کچھ مطالبات کئے ہیں۔ ان میں سے اہم مطالبات یہ ہیں:۔ اول مصری ہائی کمان میں تبدیلیاں کی جائیں۔ ان میں سابق کمانڈر انچیف جنرل حیدر پاشا اور چیف آف سٹاف جنرل حسین فرید بے کی برطرفی بھی شامل ہے۔ دوسرے فوج کے خریداری مشن کی تشکیل بالکل بدل دی جائے۔ تیسرے فوجی بجٹ میں قطعاً کوئی کمی نہ ہونے پائے۔

قاہرہ میں اب حالات پر سکون ہیں۔ خاص خاص عمارتوں اور اہم مقامات پر فوج بدستور پہرہ دے رہی ہے۔ جنرل نجیب بے نے غیر ملکی سفارت خانوں کو متنبہ کیا ہے۔ کہ وہ ملک کے اندرونی معاملات میں بالکل دخل نہ دیں۔ چنانچہ بعض فوجی نمائندے امریکی سفارت خانے میں گئے۔ اور امریکی سفیر پر واضح کیا۔ کہ موجودہ فوجی کارروائی قطعی داخلی معاملہ ہے۔ برطانیہ کو اس امر سے مطلع کر دیا جائے۔ کہ اسکی فوجیں اس معاملہ میں دخل دینے سے مجتنب رہیں۔

لاہور ۲۴؍ جولائی۔ گورنر پنجاب مسٹر اسماعیل چندریگر دو روز لاہور میں قیام کرنے کے بعد آج مری واپس تشریف لے گئے۔

اصفہان میں امریکہ کے خلاف کمیونسٹوں کے مظاہرے

امریکی دفتر پر پتھراؤ۔ شہر میں مارشل لا نافذ کر دیا گیا

تہران ۲۴؍ جولائی۔ حالیہ فسادات میں جو لوگ ہلاک ہوئے تھے۔ ایران میں آج ان کا سوگ منایا گیا۔ اصفہان میں آج کمیونسٹوں نے امریکہ کی پالیسی کے خلاف مظاہرے کئے۔ مظاہرین نے چوتھے نکتہ کے دفتر کو بھی نشانہ بنایا۔ چنانچہ ان کے پتھراؤ سے دفتر کی کھڑکیوں کے شیشے ٹوٹ پھوٹ گئے۔ ایک امریکی افسر کے بھی چوٹیں آئیں۔ اس ہنگامہ کے بعد سے شہر میں مارشل لا لگا دیا گیا ہے۔

آج کراچی میں ایران کے سفیر امیر ارسلان نے ایک بیان میں بتایا۔ کہ تہران میں امن و امان قائم ہے۔ پولیس اور فوج نے حالات پر پوری طرح قابو پا رکھا ہے۔ حالیہ فسادات میں بعض لوگ ہلاک ہو گئے تھے۔ اس تمام واقعہ کی تحقیقات کے لئے ایک خاص کمیٹی مقرر کر دی گئی ہے۔ جو لوگ مجرم ثابت ہوں گے۔ ان کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے گی۔ انہوں نے کہا۔ سابق وزیر اعظم قوام السلطنۃ کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ مجھے سرکاری طور پر ان کے بچ نکلنے کی کوئی خبر نہیں ملی ہے۔ انہوں نے پاکستان اور ایران کے درمیان ثقافتی اور تجارتی تعلقات اور زیادہ مضبوط کرنے پر بھی زور دیا۔ حالیہ مظاہروں میں شہنشاہ ایران کے خلاف جو نعرے لگائے گئے تھے۔ ان کا ذکر کرتے ہوئے ایرانی سفیر نے کہا۔ یہ نعرے یقیناً برطانوی ایجنٹوں نے لگائے تھے۔

سارے مشرق وسطیٰ اور پاکستان میں انتہائی سختی کیساتھ امن برقرار رکھنا نہایت ضروری ہے (ظفر اللہ خاں)

کراچی ۲۴؍ جولائی۔ وزیر خارجہ پاکستان چوہدری محمد ظفر اللہ خاں نے مشرق وسطیٰ کے مدبروں اور موجودہ بوجھ رکھنے والے دوسرے سیاستدانوں سے کہا ہے۔ کہ وہ ان تمام جھگڑوں کو طے کرنے میں جن سے امن عالم کو سخت خطرہ درپیش ہے۔ ایسی پالیسی وضع کریں۔ کہ جس سے سکون و اطمینان اور خوشحالی کا دور دورہ ہو۔ آج جب ایسوسی ایٹڈ پریس آف پاکستان کے سیاسی نامہ نگار نے آپ سے مصر و ایران کے حالیہ واقعات پر تبصرہ کرنے کے لئے کہا۔ تو آپ نے فرمایا۔ اس وقت باقی دنیا کی طرح مشرق وسطیٰ بھی امن اور بدامنی کے دوراہے پر کھڑا ہے۔ کسی واقعہ سے بھی ایسے حالات پیدا ہو سکتے ہیں۔ کہ جن کے نتیجے میں وسیع پیمانے پر تباہی و بربادی کا سامنا کرنا پڑے۔ ثابت قدمی۔ ہمت و استقلال اور معاملہ فہمی سے کام لینے کی ضرورت ہے۔ تاکہ سارے مشرق وسطیٰ اور پاکستان میں سختی سے امن و امان برقرار رکھا جا سکے۔ ایسی حکمتِ عملی اختیار کرنی چاہیئے۔ کہ ہر ملک کے مختلف طبقوں اور فرقوں میں باہمی تعلقات امداد و تعاون اور ہمدردی و مودت کے اصول پر قائم ہوں۔ اور ان میں ایک قسم کی ہم آہنگی پائی جائے۔ شرق اردن۔ شام۔ مصر اور ایران کے حالات سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اس سارے علاقے میں کافی ہیجان پھیلا ہوا ہے۔ اگر دانشمندی سے کام لیکر اس ہیجان کو دور نہ کیا گیا۔ تو اس علاقے میں وسیع پیمانے پر بد امنی اور گڑبڑ کا دور دورہ ہو جائے گا۔ اور یہ صورت حال ایک سانحہ عظیم سے کم نہ ہوگی جس کے نتائج صرف چند ملکوں تک ہی محدود نہ رہیں گے۔ (ریڈیو پاکستان)

جنرل اسمبلی کے ایجنڈے میں تونس کا مسئلہ شامل کرنے کا مطالبہ

نیو یارک ۲۴؍ جولائی۔ اقوام متحدہ میں ایشیائی افریقی گروپ نے مطالبہ کیا ہے۔ کہ جنرل اسمبلی کے آئندہ اجلاس کے لئے جو ایجنڈا مرتب ہو۔ اس میں تونس کا مسئلہ بھی شامل کیا جائے۔ اسمبلی کا خاص اجلاس طلب کرنے کی تحریک ناکام ہونے پر یہ مطالبہ کیا گیا ہے۔ گروپ کی جانب سے ایک بیان جاری کیا گیا ہے۔ جس میں ان ممالک کے رویہ کی مذمت کی گئی ہے۔ جنہوں نے خاص اجلاس طلب کرنے کے سلسلے میں گروپ کی پیشکردہ تجویز کی حمایت کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ حالانکہ تونس میں صورتِ حال برابر بگڑتی جا رہی ہے۔

شیخ عبد اللہ نے ہتھیار ڈال دئیے

ہندوستانی پارلیمنٹ میں پنڈت نہرو کی تقریر

نئی دہلی ۲۴؍ جولائی۔ ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے آج پارلیمنٹ میں اعلان کیا۔ کہ بھارتی مقبوضہ کشمیر کے وزیر اعظم شیخ عبد اللہ نے یہ مطالبہ منظور کر لیا ہے۔ کہ کشمیر کی ریاست ہندوستانی علاقے کا ہی ایک حصہ شمار ہوگی۔ شیخ عبد اللہ کے ساتھ مذاکرات کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے دعویٰ کیا۔ کہ بھارت کے ساتھ ریاست کا الحاق مکمل الحاق ہے۔ نیز بتایا کہ یہ امر بھی طے پا گیا ہے۔ کہ بھارت کے سپریم کورٹ کو ریاست پر عدالتی بالادستی حاصل ہوگی۔ اور ریاست کا سربراہ ایسا شخص ہوگا۔ جس کو جمہوریہ ہند کا صدر ریاستی اسمبلی کی سفارش پر نامزد کرے گا۔ نیز ریاست میں بھارتی جھنڈے کی وہی حیثیت تسلیم کی جائے گی۔ جو بھارت کے دوسرے علاقوں میں اسے حاصل ہے۔ البتہ ریاست کے مالی الحاق کا معاملہ ابھی طے نہیں ہوا ہے۔ اس پر مزید غور کیا جائیگا۔ پنڈت نہرو نے اپنی تقریر میں سلامتی کونسل کے نمائندہ کشمیر ڈاکٹر گراہم کی مساعی کا بھی ذکر کیا۔ انہوں نے کہا۔ ڈاکٹر گراہم کی ✱ کوششوں کا تعلق فوجیں ہٹانے کے سوال سے ہے۔ اس بارے میں بعض امور حل کرنے میں وہ کامیاب رہے ہیں۔ اور بعض ابھی تک حل نہیں ہوئے ہیں۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس لاہور میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا طلبائے تعلیم الاسلام ہائی سکول سے خطاب

سکول کی عمارت کے لئے چندہ جمع کرنے کا ارشاد

(از مکرم سید محمود اللہ شاہ صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول)

الحمدللہ کہ حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ نے تعطیلات سے قبل ۱۲ جولائی بعد نماز عصر تعلیم الاسلام ہائی سکول میں تشریف لاکر اپنے خطاب سے سرفراز فرمایا۔ بوقت پانچ بجے شام کارروائی شروع ہوئی۔ ایک طالبعلم نے تلاوت کی۔ از اں بعد حضور نے ایک بصیرت افروز تقریر فرمائی جس کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

تشہد و تعوذ و الحمد سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا کہ:- یہ ایک افسوسناک امر ہے کہ ہمارے طلباء میں تمدنی روح نہیں اور یہ وہ چیز ہے جس کی مانند تدریجاً آہستہ آہستہ ہوتی ہے جیسے غذا کا اہتمام بھی ابتداء ہی سے کرنا ضروری ہے۔ لباس کی عادت بھی شروع ہی سے ڈالنی لازمی ہے ایسے ہی تمدنی روح بھی انسان کی عقل اور اس کے علم کے مطابق ابتداء ہی میں پیدا کرنی ضروری ہے۔ اور اگر اس سے غفلت برتی جائے تو نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بھرپور جوانی میں قوتوں اور استعدادوں کی تکمیل کے باوجود انسان میں قومی روح مفقود ہوتی ہے اور اس وقت اس کا پیدا کرنا بھی ناممکن ہوتا ہے۔ اس لئے تمدنی روح کے پیدا کرنے کے لئے بچوں سے ان کی استعداد کے مطابق مدرسے اور قوم کی بھلائی کے کام بھی ساتھ ساتھ کراتے رہنا چاہیئے۔ جیسا کہ علی گڑھ والے ایک عرصہ سے کرتے چلے آرہے ہیں۔ ہمارے سکول کے حصہ سیکنڈری کے کم سے کم عمر کے بچے بھی گیارہ بارہ سال کی عمر کے ہوتے ہیں۔ اور یہی وہ عمر تھی کہ جس میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ اسلام میں داخل ہو کر اپنی بساط کے مطابق خدمت دین میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ بٹانے لگے۔ چنانچہ اسی قومی روح کو پیدا کرنے کے لئے میں آج طلباء سے خطاب کر رہا ہوں۔

اس وقت تعلیم الاسلام ہائی سکول کی عمارت ناکافی ہے اور اس کی تعمیر اور توسیع کے لئے روپے کی ضرورت ہے۔ صدر انجمن کو ابھی دارالہجرت میں بہت سی اور عمارتیں بھی بنوانی ہیں اور اس کے لئے روپیہ موجود نہیں۔ اس لئے ہمارے طلباء کو چاہیئے کہ امسال گرمی کی چھٹیوں پر جب گھر جائیں تو اپنے رشتہ داروں اور دوستوں اور ان کے دوستوں سے مل کر انہیں اپنے مدرسے کے لئے چندے کی تحریک کریں اور اس تحریک میں غیر احمدیوں کو بھی شامل کریں کیونکہ ہم بھی پاکستان کے ہر کار خیر کی تحریک میں حصہ لیتے ہیں۔ اور اس کے علاوہ ہمارے اس مدرسے میں غیر احمدی طلباء بھی پڑھتے ہیں اس طرح ہمارے بچوں کو ہر طبقے کے پاکستانیوں سے ملنے اور انہیں اس نیکی کی تحریک کرنے کا موقعہ ملے گا۔ اس سے آپس کی منافرت بھی دور ہو گی اور وہ غلط فہمیاں بھی عملی نمونے سے دور کی جاسکیں گی جو ان دنوں خاص طور پر ہمارے متعلق پھیلائی جارہی ہیں۔ عملی طور سے طلباء ان پر ثابت کر سکیں گے کہ ہمارا کلمہ وہی ہے جو تمام مسلمانوں کا ہے۔ ہمارا قبلہ وہی ہے جو سب مسلمانوں کا ہے اور ہمارا قرآن مجید وہی ہے جسے سب مسلمان کلام اللہ مانتے ہیں۔ اس تحریک کے چلانے میں ہمارے بچوں کو نئے نئے اعتراض بھی سننے پڑیں گے اور ان کا جواب خود سوچنے یا کسی بزرگ سے پوچھنے کی تحریک ہوگی اور اس سے ذہنوں میں جلا پیدا ہوگی اور علم میں ترقی ہوگی۔

چندے کی وصولی کیلئے تین ہزار کی رسید بکیں چھپوائی گئی ہیں۔ بچوں کو چاہیئے کہ اپنے اساتذہ کی ہدایت کے ماتحت چندہ وصول کریں اور یہاں بھجوائیں۔

چونکہ یہ دن شورش کے ہیں گو یہ شورش عارضی ہے اور انشاء اللہ جلد رفع ہو جائے گی لیکن ہمارے طلباء محتاط رہیں اور کوئی ایسی حرکت نہ کریں جس سے مشکلات میں اضافہ ہو۔

حضور نے آخیر میں فرمایا کہ اب میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ بچوں کو چندہ جمع کرنے کی توفیق دے اور جو گفتگو میں نے بوئی ہے وہ بار آور ثابت ہو۔ دعا کے بعد یہ جلسہ ختم ہوا۔

—بقیہ لیڈر صفحہ ۳—

کے حالیہ انقلابات کا حوالہ دے کر نہ صرف چوہدری صاحب کی تخویف و ترہیب کرنا چاہتی ہے بلکہ پاکستان کے شہریوں کو بدامنی کی تلقین بھی کی ہے۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں۔

"مصر و ایران کی مثال دینے سے خدانخواستہ میرا یہ مطلب نہیں ہے کہ اگر آپ مستعفی نہ ہوئے تو پاکستان میں بھی رائے عامہ یہی حالات پیدا کر دے گی بلکہ میرا مقصود آپ کو صرف یہ سمجھانا ہے۔ کہ رائے عامہ بڑے سے بڑے پہاڑ کو بھی اپنی جگہ سے ہلا دینے پر قادر ہے۔"

اس عبارت کے آخری حصہ میں اس بات کی دھمکی دی ہے۔ جس کو پہلے "خدانخواستہ" کے پردہ میں چھپانے کی کوشش کی گئی ہے کیا اس کا صاف مطلب یہ نہیں ہے۔ کہ اگر چوہدری ظفر اللہ خان نے میاں اختر علی خان کے مطالبہ کے مطابق استعفیٰ نہ دیا۔ تو وہ حکومت کے خلاف اس قسم کے ہتھیار استعمال کریں گے جس قسم کے ہتھیار ایران و مصر میں استعمال ہوئے ہیں۔ آپ کی یہ دھمکی صرف چوہدری ظفر اللہ خان کو نہیں ہے۔ بلکہ تمام حکومت کو دھمکی ہے۔

یہ ایک مسلم لیگی اخبار کہلاتا ہے۔ اور ہر چند میاں ممتاز محمد خان دولتانہ نے بطور وزیر اعلیٰ اور صدر صوبہ مسلم لیگ ملک میں امن کی فضا پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔ اور احراری لیڈروں سے بھی امن قائم رکھنے کی شرائط پر وعدہ مواعید ہوتے ہیں۔ لیکن یہ نام نہاد مسلم لیگی اخبار ملک کا امن برباد کرنے کی دھمکی کھلم کھلے الفاظ میں دے رہا ہے۔ ہم ارباب حکومت سے پوچھتے ہیں کہ جس ملک کی پہلے ہی فضا مشتعل ہو۔ اس میں اس قسم کا پروپیگنڈا کہاں تک جائز ہے۔

مسجد مبارک ربوہ کے لئے بارہ عدد دریوں کی ضرورت ہے

ہر دری ۳۰ فٹ لمبی اور چار فٹ چوڑی ہونی چاہیئے۔ قیمت ۷۰ روپے فی دری

نیز ایک بڑے کلاک (کم از کم ۱۸ انچ ڈائل والا) کی ضرورت ہے۔

اس کار خیر میں حصہ لے کر فائدہ اٹھائیں! ناظر تعلیم و تربیت ربوہ

اعلان

(۱) منٹگمری میں ایک پری کیڈٹ کالج کھلا ہے اس میں میٹرک پاس طلباء لئے جاتے ہیں۔ یہ ابتدائی ملٹری کالج ہے۔ مفصل اطلاع پرنسپل صاحب سے حاصل کی جائے ملٹری میں جانے والے نوجوان اس سے فائدہ اٹھائیں۔ ناظر تعلیم و تربیت ربوہ

(۲) ربوہ میں ماشکیوں اور خاکروبوں کی ضرورت ہے۔ صدر صاحبان و عہدیداران جماعت خاکروبوں اور ماشکیوں کے متعلق اطلاع دیں۔ ناظر امور عامہ ربوہ

جماعتہائے سرگودھا و جھنگ مگھیانہ کا شکریہ

وظائف جامعہ احمدیہ کی وصولی کے لئے مکرم مولوی ظہور حسین صاحب کو ۵ اگست جولائی کو سرگودھا و جھنگ بھیجا گیا تھا۔ میں ہر دو جماعتوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے دل کھول کر اس مد میں چندہ دیا ہے اور ہماری حوصلہ افزائی فرمائی ہے۔ امید ہے کہ باقی جماعتیں بھی اس کار خیر میں حصہ لے کر مولوی صاحب موصوف کے ساتھ تعاون فرمائیں گی اور سات ہزار روپیہ کی رقم کو پورا کرنے میں پوری امداد فرما کر عنداللہ ماجور ہوں گی۔

پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کے طلباء کے والدین سے گذارش

حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد کے ماتحت ان ہدایات کی تعمیل میں جو حضور نے طلباء کو مخاطب فرماتے ہوئے (۱۲ جولائی کو) بیان فرمائی تھیں۔ میں نے سکول کے بچوں کو نظارت بیت المال کی مطبوعہ رسید بکیں سکول کی عمارت کی توسیع کیلئے چندہ جمع کرنے کے لئے دیدی تھیں۔ اب بچوں کے سرپرستوں سے گذارش ہے کہ وہ اپنے بچوں کے کام کی نگرانی فرمادیں اور جو چندہ وہ جمع کریں نہ آیا دیتے پاس محفوظ کرلیں۔ اور اگر بچہ بورڈر ہو تو بورڈنگ ہاؤس میں اس کا خرچ بھیجتے ہوئے یہ رقم بھی ساتھ بھجوا دیں اور کوپن پر یہ تصریح کردیں کہ اتنی رقم عمارت سکول کیلئے بچے کا جمع کردہ چندہ ہے۔ غیر بورڈر بچوں کا جمع کردہ چندہ چھٹیوں کے اخیر پر ہیڈ ماسٹر کے نام منی آرڈر کر دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

سید محمود اللہ شاہ ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

ولادت

برادرم مکرم میاں محمد اشرف صاحب کراچی کو اللہ تعالیٰ نے تیسرا فرزند عطا فرمایا ہے احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ نومولود کیلئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ قریشی فصیح الدین جمیل

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور

مورخہ ۲۵ جولائی

آئین پسندی

دنیا میں سب سے پہلے اسلام نے ہی بطور ایک قاعدہ کلیہ کے "آئین پسندی" کا اصول پیش کیا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اپنے کلام پاک میں اس اصول کو نہائت برجستہ فصیح و بلیغ اور ماقل ودل الفاظ میں پیش کیا ہے۔

الفتنۃ اشد من القتل

یعنی فتنہ قتل سے بھی زیادہ شدید وسخت جرم ہے۔ انسانی قتل ناحق کے متعلق اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے

من قتل نفس بغیر حق
او فساد فی الارض فکانما
قتل الناس جمیعا۔

یعنی جس شخص نے کسی جان کو ناحق یا زمین میں فساد کرنے کی خاطر قتل کیا۔ گویا اس نے تمام لوگوں کو قتل کیا۔

اس فرمودہ الٰہی سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ فتنہ کتنا بڑا جرم ہے۔ جب ایک انسان کا ناحق قتل اتنا بڑا جرم ہے کہ اس کا ارتکاب کرنے والا تمام بنی نوع بشر کا قاتل قرار دیا گیا ہے۔ اور جب قتل سے زیادہ شدید جرم فتنہ ٹھہرایا گیا ہے۔ تو ظاہر ہے کہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک فتنہ سے بڑا جرم کوئی نہیں۔

پھر اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں یہ بھی ارشاد فرمایا ہے کہ ہم قیامت کے دن جزا سزا بھی دلیل کے بغیر نہیں دیں گے۔ یعنی جب تک ہماری عدالت انصاف میں کسی پر الزام ثابت نہیں ہو جائے گا۔ ہم کسی کو سزا نہیں دیں گے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ قانون کی پابندی کو نہائت اہم سمجھتا ہے۔ اور اپنا اصول بیان فرما کر گویا ہمیں ہدایت دیتا ہے کہ میرا اولین قانون یہ ہے کہ آئین پسندی کو کسی صورت میں بھی ہاتھ سے نہیں جانے دینا چاہیئے۔

اس اصول کی روشنی میں الفتنۃ اشد من القتل کے یہی معنے ہیں۔ کہ انسان جو کچھ کرے آئین کی پابندی کے ساتھ کرے۔ اگر کسی ملک کا کوئی قانون ایسا ہے کہ جو اللہ تعالےٰ اور اللہ تعالےٰ کے رسول کے احکام کے منافی ہے تو اس قانون کو بدلوانے کے لئے بھی یہ نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ چند لوگ ایک پارٹی بنا کر ملک میں دھاندلی مچا دیں اور حکومت اور عوام کی تخویف وترہیب پر ہی نہ صرف اتر آئیں۔ بلکہ اپنے ہاتھ میں قانون لے کر ملک بھر میں فتنہ برپا کر دیں۔ کیونکہ اگر وہ ایسا کرنے لگیں گے۔ تو یہ اللہ تعالےٰ کے مقرر کردہ اصول کہ الفتنۃ اشد من القتل کی کھلی کھلی خلاف ورزی ہوگی۔

اگر عقل سے بھی اس بات پر غور کیا جائے۔ تو ایک عقلمند آدمی اس نتیجہ پر پہونچے گا۔ کہ جب تک کسی ملک کے شہری آئین پسندی کے اصول پر عمل نہ کریں۔ وہ کسی قسم کی ترقی دنیا میں کر ہی نہیں سکتے۔ اگر کسی ملک کے رہنے والے کچھ شہری ملکر ایک جماعت بنا لیں۔ اور اپنے کچھ اصول مقرر کر لیں۔ تو خواہ وہ اصول کتنے بھی قال اللہ اور قال الرسول کے مطابق ہوں اگر وہ دھاندلی اور جبر سے اپنے اصولوں کو ملک میں رائج کرنے کی کوشش کریں گے۔ تو اس کا نتیجہ ملک میں سوائے انارکی کے اور کچھ نہیں ہو سکتا۔ جب ملک میں ہمیشہ بدامنی کی فضا رہے گی۔ تو یقیناً تمام ترقی کے راستے مسدود ہو جائیں گے۔ کیونکہ لوگوں کو دن رات اپنے جان ومال کی فکر لگی رہے گی۔ کاروبار بند ہو جائیں گے اور ملک تباہی کی طرف بڑھتا جائے گا۔

لیکن اگر ایسی جماعت آئینی طریقے سے جدوجہد کرے گی۔ ملک میں امن قائم رکھتے ہوئے اپنے مطالبات منوانے کی جائز کوشش کرے گی۔ تو یقیناً ملک بھی شاہراہ ترقی پر گامزن رہے گا۔ اور ان کے مطالبات بھی اگر وہ واقعی مفید ہوں گے تو ساتھ ساتھ قبولیت حاصل کرتے چلے جائیں گے۔ بیشک یہ طریق کار ذرا صبر آزما ہے۔ لیکن اگر ہم اس راستہ سے ذرا بھی ہٹیں گے۔ تو اس کا نتیجہ وہی ہوگا۔ جو ہم کو فتنہ کی گمراہیوں میں کشاں کشاں لے جائے گا۔ جس کا ارتکاب اللہ تعالےٰ کے نزدیک قتل سے بھی زیادہ شدید ہے۔

اس وقت ہم دیکھ رہے ہیں کہ اسلامی ملکوں کے شہری ہی جن کو اللہ تعالےٰ نے آئین پسندی کی یہ تعلیم دی ہے "آئین پسندی" کے اصول سے کوسوں دور چلے گئے ہیں۔ مصر اور ایران میں جو کچھ ہوا ہے۔ ہمارے اس قول پر شاہد ہے۔

یہ واقعات اس بات کا ثبوت ہیں کہ اسلامی ممالک کے لوگوں نے اللہ تعالےٰ کے مقرر کردہ حدود کو پس پشت ڈال دیا ہے۔ اور بجائے اس کے دھاندلی اور بجائے آئین پسندی کے خود پسندی کا لائحہ عمل اختیار کر لیا ہے۔ ہر ایک اپنا خیال بالجبر ساری قوم پر ٹھونسنا چاہتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ جس کا بس چلتا ہے حکومت پر قبضہ کر لیتا ہے۔ پھر دوسرا اٹھتا ہے وہ زیادہ طاقت رکھتا ہے۔ وہ قبضہ کر لیتا ہے۔ ظاہر ہے کہ کسی ملک میں یہ صورت حال ملک کی بہبودی کے لئے سخت خطرناک ہے۔ جس ملک میں دن رات یہی خطرہ لگا رہے کہ کب کوئی اٹھتا ہے۔ اور پہلا نظام درہم برہم کر کے اپنا حکم ٹھونستا ہے۔ اس ملک کو ترقی کرنے کا ہوش کہاں رہتا ہے۔ ترقی تو الگ رہی۔ عام شہری کے لئے ایسی فضا میں زندگی ہی دوبھر ہو جاتی ہے۔

اسلامی روح ایسے فوری انقلابات کی متحمل نہیں ہے۔ اسلام کا نام ہی ظاہر کرتا ہے۔ کہ وہ امن وسلامتی چاہتا ہے۔ اور اس کا مدعا ہی دنیا میں امن وسلامتی کی فضا قائم کرنا ہے۔ اس کے یہ معنے نہیں ہیں کہ اسلام مداہنت کی تعلیم دیتا ہے۔ بلکہ اس کے یہ معنے ہیں کہ اسلام نہ صرف یہ چاہتا ہے کہ مسلمانوں کے اندرونی معاملات امن وصلح سے طے پائیں۔ بلکہ وہ چاہتا ہے کہ غیر مسلموں کے ساتھ بھی امن وآشتی سے معاملات طے کئے جائیں۔ اور ان سے اس وقت تک معاندانہ روش نہیں اختیار کرنا چاہیئے جب تک صلح وآشتی کے تمام ذرائع مسدود نہ ہو جائیں۔ جو دین دوسروں کے ساتھ ایسے سلوک کی تلقین کرتا ہے ظاہر ہے کہ اس کی تعلیم ایک اسلامی ملک کے اندرونی معاملات کے متعلق کتنی آئین پسندانہ ہو سکتی ہے۔

ایک اسلامی ملک جس کے شہری اپنے وطن اور دین اسلام سے سچی محبت رکھتے ہیں ان کے لئے واجب ہے۔ کہ جب کوئی حکومت ملک میں آئینی طور پر قائم ہو۔ اور اگر اس حکومت کے کچھ یا سارے اصول ان کے خیال میں درست نہ ہوں تو ان کو چاہیئے۔ کہ صبر اور عقل سے کام لیں۔ تقریر وتحریر اور دلائل سے اپنا نقطہ نظر منوانے کی کوشش کریں۔ یہ درست ہے جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ہے۔ یہ طریق صبر آزما ضرور ہے۔ لیکن جو شخص یا جماعت نیک نیتی سے فتنہ وفساد کے طریقوں سے بچتی ہوئی پُرامن طریقوں سے اپنا نقطہ نظر منوانے کی کوشش کرتی ہے۔ تو خواہ وہ ناکام ہی رہے۔ پھر بھی اس کو اپنی نیت کا پھل ضرور ملتا ہے۔ خواہ وہ اس دنیا میں ملے یا اگلی دنیا میں۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ کسی کی نیک نیتی سے کی ہوئی جدوجہد کبھی بے کار جاتی ہی نہیں۔ وہ کسی نہ کسی رنگ میں اپنا اثر ضرور دکھاتی ہے۔

ہمارے سنجیدہ طبقہ کا فرض ہے کہ وہ عوام کی تربیت آئین پسندی کے طریقوں پر کریں اور ان میں اپنے جذبات پر قابو پانے کی قوت پیدا کریں۔ تاکہ ہنگامی واقعات سے متاثر ہو کر اتنے جوش میں نہ آ جائیں۔ کہ آپے سے باہر ہو جائیں اور ایسے کام کرنے لگیں۔ کہ جو بعد میں جب ہوش آ جائے تو ملک وقوم کے لئے باعث شرم ثابت ہوں۔ اور جن کے خیال سے وہ بعد میں پچھتائیں۔

بدامنی کی تلقین اور "زمیندار"

روزنامہ زمیندار نے اپنی ۲۵ جولائی کی اشاعت میں پھر "چوہدری ظفر اللہ خان کے نام کھلی چٹھی" کے زیر عنوان میاں اختر علی خان کی طرف سے ایک مضمون شائع کیا ہے۔ اس کھلی چٹھی کی بنیاد ان چار نجی خطوط پر ہے۔ جو پچھلے دنوں زمیندار نے شائع کئے ہیں۔

ہم پہلے واضح کر چکے ہیں کہ جن دنوں کے یہ خط ہیں۔ اس وقت تک چوہدری ظفر اللہ خان پاکستان کے وزیر خارجہ ہی مقرر نہیں ہوئے تھے۔ اور حالانکہ اس کھلی چٹھی میں میاں اختر علی خان نے خود اس بات کو تسلیم کیا ہے۔ مگر پھر بھی وہ چوہدری صاحب پر یہ الزام لگاتے ہیں۔

قادیان آپ کو اتنا پیارا ہے
کہ آپ نے پاکستان کے امور خارجہ
میں دلچسپی لینی چھوڑ دی۔

جب آپ اس وقت وزیر خارجہ ہی مقرر نہیں ہوئے تھے تو یہ پاکستان کے امور خارجہ میں دلچسپی لینی چھوڑ دینے کے کیا معنے ہیں۔ پھر آپ کو شاید یہ بھی معلوم نہیں ہے کہ چوہدری ظفر اللہ خان کو اس وقت پاکستان کے خزانہ سے کوئی تنخواہ نہیں مل رہی تھی لیکن آپ کو حقیقت سے کوئی غرض نہیں جھوٹ سچ جو نوک قلم پر آتا ہے لکھتے چلے جاتے ہیں۔

اس چٹھی میں میاں اختر علی خان نے جو شرارت کی ہے۔ وہ یہ ہے کہ آپ نے ایران اور مصر

(باقی دیکھیں صہ ۲ پر)

صرف جماعت احمدیہ ہی جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ناموس کی حفاظت کیلئے جہاد اکبر کر رہی ہے

از مکرم عبد الحق صاحب گنج مغلپورہ لاہور

دشمن یہ الزام لگا رہا ہے کہ جماعت احمدیہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین کرتی ہے۔ نعوذ باللہ من ذالک۔ اف! یہ کتنا بڑا افترا ہے۔ جو جماعت احمدیہ پر باندھا جاتا ہے۔ اے زمین تو کیوں نہیں شق ہو جاتی۔ اور اے آسمان تو کیوں ٹکڑے ٹکڑے نہیں ہو جاتا کہ اس جماعت پر یہ بہتان عظیم لگایا جاتا ہے جس کی زندگی کا مقصد دنیا میں اللہ تعالے کی وحدانیت اور محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت کو دنیا پر قائم کرنا ہے۔ جس جماعت کے افراد نے دلیپ سنگھ جج ہائی کورٹ لاہور کو یہ کہہ کر کہ اگر اس کی عدالت میں حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت کے تحفظ کا کوئی قانون نہیں تو اسے مسند العدالت کی کرسی سے سبکدوش ہو جانا چاہئیے جیل کی تاریک و تار کوٹھڑیوں میں جانا پسند کیا۔ آج اس جماعت پر رسول کریم کی توہین کا الزام لگایا جاتا ہے۔ جب رسالہ "ورتمان" اور "رنگیلا رسول" جیسی ننگ انسانیت تحریریں شائع کی گئیں۔ اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات پر گند اچھالا گیا تو اس وقت وہ کون تھا جو ان غلط الزام لگانے والوں کی غفلت سے مضطرب ہو کر میدان عمل میں اترا۔ حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالے کی عظیم الشان شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ آپ نے قادیان کی سرزمین سے اعلان کیا کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت کا تحفظ ہماری زندگی کا نصب العین ہے۔ اس لئے جب بعض غلط اندیش ہم وطنوں نے حضور کی شان اقدس میں نازیبا کلمات استعمال کئے ہیں تو ہم نے عزم بالجزم کر لیا۔ کہ جب تک حضور کی عزت اس ملک میں قائم نہ کر لیں گے چین سے نہ بیٹھیں گے۔ چنانچہ آپ کی مساعی جمیلہ سے ایک طرف اس ملک میں بانیان مذاہب کی عزت کے تحفظ کا قانون منوایا گیا۔ اور دوسری طرف آپ نے ایک دائمی تحریک جاری فرمائی اور وہ تحریک سیرت نبی کے جلسے تھے۔ آپ نے ۱۹۲۸ء میں ایک دن ۱۷ جون کو مقرر کیا اور فرمایا کہ اس دن ہر جگہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خوبیاں بیان کی جائیں اور غیر مسلموں میں شریف الطبع لوگوں کو اس میں دعوت دی جائے۔ یہ تحریک جماعت احمدیہ کی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے محبت اور عقیدت کی ایک زندہ دلیل ہے۔ جو کچھ بیان کیا گیا ہے یہ کوئی افسانہ نہیں نہ کوئی مبالغہ ہے بلکہ امر واقعہ ہے جس سے کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا۔ ہمارے اس دعوی کی تائید میں مندرجہ ذیل اخبارات کے اقتباس ملاحظہ فرمائیے۔ لکھا ہے:۔

(۱) "جماعت احمدیہ ایک عرصہ سے جس سرگرمی سے اسلامی خدمت بجا لا رہی ہے وہ اب اپنے زریں کارناموں کی بدولت محتاج بیان نہیں یورپ کے اکثر ممالک میں جس عمدگی کے ساتھ اس نے تبلیغی خدمات سر انجام دیں اور دے رہی ہے۔ سچ یہ ہے کہ یہ اسی کا کام ہے۔ پچھلے دنوں جب یکایک شدھی کا طوفان عظیم امڈ آیا تھا اور جس نے ایک دو آدمیوں کو نہیں گاؤں کے گاؤں مسلمانوں کو متاثر بنا کر مرتد کر لیا تھا۔ یہی ایک جماعت تھی جس نے سب سے پہلے سینہ سپر ہو کر اس کا مقابلہ کیا اور وہ کچھ خدمات انجام دیں اور کامیابی حاصل کی کہ دشمنان اسلام انگشت بدنداں رہ گئے۔ اور ان کے بڑھے ہوئے حوصلے پست پڑ گئے یہ مبالغہ نہیں بلکہ واقعہ ہے۔ جس ایثار و انہماک سے یہ مختصر سی جماعت اسلام کی خدمت سر انجام دے رہی ہے وہ اپنی نظیر آپ ہے اور بلاشبہ اس کے یہ تمام کارنامے تاریخی صفحات پر آب زر سے لکھنے کے قابل ہیں۔ پچھلے دنوں اس کی یہ تحریک کہ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر ۱۷ جون کو ہندوستان کے ہر مقام پر عام مجمع میں جس میں مسلم وغیر مسلم دونوں شامل ہوں تقریریں کی جائیں۔ جن کے لئے اس نے صرف تحریک ہی نہیں کی بلکہ ہزارہا روپے بھی خرچ کر کے مقررین کے لئے ہزارہا کی تعداد میں لیکچرز طبع کرا کے مفت تقسیم کئے۔ ہمارا تو یہ خیال ہے کہ اگر اس تحریک پر آئندہ بھی برابر عمل کیا گیا تو یقیناً وہ ناپاک حملے جو آج ہمارے غیر مسلم اقوام ذات فخر موجودات پر کرتی رہتی ہیں ہمیشہ کے لئے مٹ جائیں گے اور وہ جو ناگوار واقعات آئے دن پیش آتے رہتے ہیں اس مبارک تحریک کی بدولت نیست و نابود ہو جائیں گے۔ معاصر جہد الفضل کو جن مقامات سے جلسوں کی اطلاع موصول ہو چکی ہیں وہ تین سو ہیں۔ ہم اس شاندار کامیابی پر حضرت امام جماعت احمدیہ مدظلہ کی خدمت میں اپنی دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں اور یقین دلاتے ہیں کہ آپ کی اس مبارک تحریک نے مسلمانوں کے قدیم فرقوں کو ایک مرکز پر کھڑا کر کے اتحاد کا عجیب و غریب سبق دے دیا ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔"

(اخبار اردو ناگپور مورخہ ۵ جولائی ۱۹۲۸ء)

(۲) "۱۷ جون کو قادیانی جماعت کے زیر اہتمام تمام ہندوستان میں فخر کائنات کی سیرت پر ہندوستان کے ہر خیال اور ہر طبقہ کے باشندوں نے لیکچر دئیے اور خوشی کا مقام ہے کہ مسلمان اخبارات نے سوائے زمیندار اور الجمعیۃ اور الانصار کے متفقہ طور سے ان جلسوں کی کامیابی میں حصہ لیا۔ مگر افسوس کہ علماء دیوبند نے ذکر رسول کی مخالفت اس لئے کی کہ ان کو قادیانی عقائد سے اختلاف ہے۔ مجھے بحد افسوس ہے کہ زمانہ نے علماء کی آنکھیں نہیں کھولیں اور ان کی تنگ نظری کی ذہنیت ابھی تبدیل نہیں ہوئی۔"

(رسالہ پیشوا ۸ جولائی ۱۹۲۸ء)

(۳) "جناب امام صاحب جماعت احمدیہ کے احسانات تمام مسلمانوں پر ہیں۔ آپ کی ہی تحریک سے "ورتمان" پر گویا مقدمہ چلا۔ آپ کی ہی جماعت نے "رنگیلا رسول" کے معاملے کو آگے بڑھایا۔ سرفروشی کی جیل جانے سے خوف نہیں کھایا۔ آپ ہی کے پمفلٹ نے جناب گورنر صاحب بہادر پنجاب کو انصاف و عدل کی طرف مائل کیا اور اس وقت ہندوستان میں جتنے فرقے مسلمانوں میں ہیں۔ سب کسی نہ کسی وجہ سے انگریزوں یا ہندوؤں یا دوسری قوموں سے مرعوب ہو رہے ہیں۔ صرف ایک احمدی جماعت ہے جو قرون اولےٰ کے مسلمانوں کی طرح کسی فرد یا کسی جمعیت سے مرعوب نہیں اور خاص اسلامی کام سرانجام دے رہی ہے۔"

(اخبار مشرق ۲۳ ستمبر ۱۹۲۸ء)

(۴) "ہم کو یہ کہنے میں ذرا تامل نہیں نہ کسی اقتلاف کا خوف ہے کہ احمدی جماعت اسوقت اسلام کی سچی خدمت ہندوستان میں کر رہی ہے اور یہ اس کی خصوصیت ہے کہ وہ خدا و رسول کی تعلیمات کی سب سے زیادہ فکر کرتی رہتی ہے۔ اور ہم صرف اسی وجہ سے باوجود اختلاف عقیدت کے اس جماعت کے ہمیشہ معترف رہے ہیں اور اب تو بہت زیادہ ہم اس کے شکر گذار ہیں۔"

(اخبار مشرق یکم جولائی ۱۹۲۷ء)

( ) "یہ واقعہ ہے اور اس پر کوئی پردہ نہیں ڈال سکتا کہ مسلمانوں کے تمام فرقوں میں سے صرف احمدی جماعت ہی اس بات کا دعوی کر سکتی ہے کہ اس نے فتنہ ارتداد کا مقابلہ ہر حیثیت سے اچھا کیا اور خوب کیا اور اس سے زیادہ بہتر اور صحیح طریق پر ناموس رسول صلعم کی حفاظت کے لئے جہاد اکبر بھی کسی دوسری جماعت نے نہیں کیا۔ ہم جماعت احمدیہ کو مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ کہ وہ سچا کام خدمت اسلام کا انجام دے رہی ہے۔ اور اس وقت ہندوستان میں کوئی جماعت اتنا اچھا اور مخلص کام نہیں کرتی کہ وہ ہر موقعہ پر مسلمانوں کو حفاظت اسلام و بقائے اسلام کیلئے توجہ دلاتی رہتی ہے۔ باوجود اختلاف عقائد کے ہمارے دل دل میں اس جماعت کی بہت بڑی عزت ہے۔"

(اخبار مشرق یکم ستمبر ۱۹۲۷ء)

( ) "مسلمانوں میں احمدی جماعت جس خلوص کے ساتھ قومی خدمات انجام دے رہی ہے دوسری جماعتیں اس خلوص کے ساتھ یہ خدمات انجام نہیں دیتیں۔ ہم کو اس کا اعتراف ہے یہ احمدی وہی لوگ ہیں جن کو کمزور سمجھ کر دوسرے مسلمان اپنی قوت کے زور پر سنگسار کر لیتے ہیں۔ افسوس معلوم نہیں لا اکراہ فی الدین کے عامل اس قسم کے جبر و تشدد اور عقیدہ پرستی کہاں سے سیکھ کر آئے ہیں۔ اسی احمدی جماعت کے مخلص ممبروں نے پچھلے سال اپنی محنت اور خلوص سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مقدس حالات جو غیر مسلموں میں تاریکی کے اندر پڑے ہیں۔ خود غیر مسلموں میں تاریکی کے اندر پڑے ہیں۔ خود غیر مسلموں سے پلیٹ فارموں پر بلا کر ظاہر کرائے ہیں۔"

(اخبار مشرق ۹ مئی ۱۹۲۹ء)

( ) "گذشتہ سال کی مانند امسال بھی قادیان کے صیغہ ترقی اسلام کی طرف سے ۲ جون کو ہندوستان بھر میں جلسے منعقد کئے جائیں گے جن میں رسول پاک (صلی اللہ علیہ وسلم) کی مقدس و مطہر زندگی کے تمام پہلو پبلک کے روبرو پیش کئے جائیں گے۔ عہد حاضرہ میں ترقی اسلام کا یہ سب سے بڑا گر ہے کہ حضور سرور عالم کے اقوال و اعمال کو صحیح رنگ میں دنیا کے سامنے پیش کیا جائے اور ہماری رائے میں اہل قادیان کی یہ تحریک نہایت مبارک اور ہر اعتبار سے لائق تائید ہے اور

. . . .

. . . .

تمام مسلمانوں کو جو حقیقت میں دین فطرت کے چمن کو سرسبز اور شاداب دیکھنا چاہتے ہیں نہ صرف ان جلسوں کی تائید کرنی چاہیئے بلکہ ان میں عملی حصہ لینا چاہیئے۔ ان جلسوں کے مخالفین کی نسبت اگر بخیر ہے اور وہ محض ترقی اور حفاظت اسلام کیلئے سب کچھ کر رہے ہیں جیسا کہ ان کا دعوے ہے تو وہ بھی کوئی ایسی تحریک شروع کر کے دکھائیں گے۔ جس کا مقصد سارے ہندوستان میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام روشن کرنا ہو۔ . . . . لیکن غضب ہے کہ نہ تو حضرات خود کچھ کرتے ہیں اور نہ دوسروں کو کرنے دیتے ہیں۔"

(مسلم راجپوت ۱۵ مئی ۱۹۲۹ء)

(بقیہ صفحہ ۵ پر دیکھیں)

"آپس کا انتشار ہماری موت ہے"

(دولتانہ)

میں سر سے پاؤں تک سیاسی آدمی ہوں

(عطاء اللہ شاہ بخاری)

★ از مکرم مرزا محمد حیات صاحب تاثیر ★

کون نہیں جانتا کہ مجلس احرار نے ہر نازک موقعہ پر مسلم لیگ کی مخالفت کی اور "کانگرسی لیڈروں کے اشارے اور کانگرس فنڈ کے بل پر" (مسلمانوں کی حیات سیاسی مصنفہ محمد مرزا دہلوی صفحہ ۲۰۶) ہر رنگ میں مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی ہے۔ چنانچہ سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے ۱۹۳۷ء کے انتخابات میں مسلم لیگ کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ

"مسلم لیگ عاقبت کوشوں اور رجعت پسندوں کی جماعت ہے اس کا مقصد ملک میں غیر ملکی اقتدار کو مستحکم کرنا ہے"

نیز "مسلم لیگ اور احرار کے مقاصد بین بعد المشرقین ہے"۔

(سوانح حیات سید عطاء اللہ شاہ بخاری صفحہ ۹۱)

مگر ممکن ہے کہ بعض لوگ یہ کہدیں کہ احرار سیاسی لحاظ سے مسلم لیگ میں شامل ہو چکے ہیں۔ اور صرف تبلیغی جماعت کی حیثیت سے کام کر رہے ہیں۔ تو یہ ان کے نفس کا دھوکا ہے۔ احراری کبھی مذہب کی تبلیغ نہیں کر سکتا وہ اب بھی پاکستان کو تباہ کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہا ہے "وہ ختم نبوت" کی آڑ لے کر مذہب کی خدمت نہیں کر رہا بلکہ کانگرس کو خوش کر رہا ہے۔ احراری ۱۹۳۷ء میں بھی مسلم لیگ کے مخالف تھا اور اس کے بعد ۱۹۴۷ء تک بھی یہ کہتا رہا ہے۔ کہ ہم دیکھیں گے کون ماں کا بچہ پاکستان کی "پ" بھی بنا سکتا ہے۔ مگر جب پاکستان بن گیا۔ تو پاکستان پہنچ کر ان ازلی دشمنانِ لیگ نے پھر سے تخریبی کارروائی شروع کر دی۔ حتی کہ پنجاب کے وزیر اعظم میاں ممتاز محمد خان دولتانہ نے ۱۷ ستمبر ۱۹۵۰ء کو سمندری کے جلسہ عام میں بطور تنبیہہ

"جماعت اسلامی۔ احرار اور کمیونسٹ پارٹی پر آپ نے کڑی تنقید کرتے ہوئے فرمایا کہ آپس کا انتشار ہماری موت ہے اور ان تخریب پسندوں کی مخالفت کے باوجود پاکستان مستحکم ہے"

(روزنامہ غریب لائل پور ۱۹ ستمبر ۱۹۵۰ء)

مگر احراری کب باز آنے والے تھے۔ وہ لگاتار تخریبی کارروائیوں میں مشغول رہے اور "ختم نبوت کانفرنسوں" کی آڑ لے کر ملت اسلامیہ کو پارہ پارہ کرنے کی کوششیں تیز سے تیز تر کر دیں حتی کہ وزیر اعظم پنجاب میاں ممتاز محمد خان دولتانہ کو پھر سے دخل دینا پڑا۔ اور آپ نے صوبہ مسلم لیگ کی تمام شہری و افلاعی شاخوں کے نام سرکلر جاری کیا۔ جس میں مسلم لیگ کے کارکنوں کو متنبہ کیا کہ وہ دوسری سیاسی جماعتوں اور خاص کر احرار کے جلسوں کی صدارت نہ کیا کریں۔ کیونکہ ایسا کرنا جماعتی نظم وضبط کی خلاف ورزی ہے۔ مگر جو خطرہ اس سرکلر کا موجب ہوا اور ہو رہا ہے اور ہمارے عزت مآب وزیر اعظم کے سامنے ہے اور وہ خود محسوس کر رہے ہیں کہ تخریب پسند عنصر اپنی تخریبی کارروائیوں میں حد سے زیادہ بڑھ چکا ہے اور اسی احساس کا نتیجہ ہے کہ ۲۶-۲۷ کو پنجاب مسلم لیگ کونسل کا جو اجلاس لاہور میں ہو رہا ہے۔ اس میں یہ معاملہ بھی پیش کیا کیا جائے گا۔

مگر قبل اس سے کہ اس موقعہ پر کوئی فیصلہ کیا جائے۔ ہم اپنے محترم وزیر اعظم کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتے ہیں کہ ان تخریب پسندوں کے ماضی کو نہ بھولئے بساطِ سیاست کے پٹے ہوئے یہ مہرے "ختم نبوت" کی آڑ لے کر کھویا ہوا سیاسی وقار حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

محترم وزیر اعظم! ان تخریب پسندوں کے "امیر" سید عطاء اللہ شاہ بخاری کا اپنا اعلان ہے کہ

"میں سر سے پاؤں تک سیاسی آدمی ہوں"

(سوانح حیات سید عطاء اللہ شاہ بخاری صفحہ ۹۱)

پھر آپ ہی فرمائیے کہ جو شخص سر سے پاؤں تک سیاسی آدمی ہو اس کے یا اس کے مریدوں کے متعلق کیا یہ خیال بھی کیا جا سکتا ہے۔ کہ وہ مذہب کی تبلیغ کر سکتے ہیں

آپ دانا وزیر اعظم ہیں اور حالات کو خوب سمجھتے ہیں۔ ان سر سے پاؤں تک سیاسی لوگوں کے ماضی کو نہ بھولئے۔ اور صوبہ لیگ کونسل کے اجلاس لاہور میں اپنے اس عہد کو یاد رکھئے گا۔ کہ

"آپس کا انتشار ہماری موت ہے"

بقیہ صفحہ ۲

جماعت احمدیہ ہی جہاد اکبر کر رہی ہے

حضور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پاک و مقدس زندگی کا ہر لمحہ اخلاق و معاشرت کے لئے ایک ایسا درس ہے کہ شاید بے جا نہ ہوگا اگر مسلمانوں کی تمام تبلیغی سرگرمیوں کو صرف اس ایک کارروائی کے اندر محدود کر دیا جائے کہ ملک کے دیگر فرقوں میں اور خود ناواقف مسلمانوں کے سامنے حضور کی مبارک زندگی کے مختلف پہلوؤں کو سلیقہ کے ساتھ پیش کیا جائے۔ جناب امام جماعت احمدیہ کی یہ مبارک تجویز بے حد مقبول ہو رہی ہے۔ جماعت احمدیہ کی سنجیدہ اور ٹھوس تبلیغی سرگرمیاں ہر حیثیت سے مستحق مبارکباد ہیں۔

(روزنامہ ہمت ۳ر مئی ۱۹۲۹ء)

۲ر جون ۱۹۲۹ء کو ضرور یاد رکھئے اور کوشش فرمایئے کہ اس دن ہر شہر ہر قصبے اور ہر محلہ میں آپ ایک عام جلسہ منعقد کرکے جس میں ہر مذہب و ملت کے لوگ شریک ہوں۔ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک پر مقررین کے لیکچروں کا انتظام کر سکیں۔ ممکن ہے بعض حضرات اس نیک تحریک کی محض اس سے مخالفت کریں کہ اس مبارک تحریک کا سہرا حضرت امام جماعت احمدیہ کے سر پر ہے تو ان کی محض تنگ نظری ہوگی اگر حقیقتاً دیکھا جائے تو اس جماعت نے اسلام کی جس قدر خدمت کی ہے اور اس کے لئے جتنا ایثار کیا ہے اور انجمنیں تو در کنار ہندوستان کی خود تبلیغی انجمنوں نے بھی مشکل سے کیا ہوگا۔ یورپ میں آج جقدر غیر مسلموں نے اسلام قبول کیا ہے اور کر رہے ہیں۔ یہ اس جماعت کا قابل فخر اور زرین کارنامہ ہے پھر اس صورت میں اسکی اس اسلامی خدمت کی قدر نہ کرنا اور اس کی مخالفت کرنا انتہائی تنگ نظری ہے۔ اب ہم سب مسلمان ہیں ایک خدا ایک رسول ایک قرآن کے ماننے والے ہیں۔ محض اختلافات عقائد کی بنا پر باہم دست گریبان ہونا ہمارے لئے ہرگز شایان شان نہیں گذشتہ سال سے حضرت امام جماعت احمدیہ نے ایک تاریخ معینہ پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر لیکچر دینے کے لئے ترغیب دی ہے۔ جو نہایت مبارک ہے اور لوگوں کو اس کی قدر کرنی چاہیئے"۔

(اخبار "عزیز وطن" ۲۱ اپریل ۱۹۲۹ء)

محمد عبدالحق مجاہد امرتسری
گنج مغلپورہ۔ لاہور

ریویو آف ریلیجنز (انگریزی) کی اہمیت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام رسالہ ریویو آف ریلیجنز انگریزی کی ضرورت اشاعت اور خریداری کی اہمیت کی طرف اپنی جماعت کو توجہ دلاتے ہوئے ۱۹۰۳ء میں ضمیمہ ریویو میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"اگر خدانخواستہ یہ رسالہ کم توجہی اس جماعت سے بند ہو گیا۔ تو یہ واقعہ سلسلہ کے لئے ایک ماتم ہوگا۔ . . . . . . وہ وقت آتا ہے کہ ایک سونے کا پہاڑ بھی اس راہ میں خرچ کریں تو اس وقت کے پیسہ کے برابر نہیں ہوگا۔ . . . . . . اگر اس رسالہ کی اعانت کے لئے اس جماعت میں دس ہزار خریدار اردو یا انگریزی کا پیدا ہو جائے تو یہ رسالہ خاطر خواہ چل نکلے گا اور میری دانست میں اگر بیعت کرنیوالے اپنی بیعت کی حقیقت پر قائم رہ کر اس بارہ میں کوشش کریں۔ تو اس قدر تعداد کچھ بہت نہیں۔ بلکہ جماعت موجودہ کی تعداد کے لحاظ سے یہ تعداد بہت کم ہے"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مندرجہ بالا پرزور کلمات ہی جماعت کی توجہ کو ریویو آف ریلیجنز کی خریداری اور اعانت کی طرف منعطف کرنے کے لئے کافی ہیں۔ احباب جماعت کا فرض ہے کہ مندرجہ بالا ارشاد حضرت اقدس کا بار بار مطالعہ فرمائیں اور اس عبارت سے اس تڑپ کا اندازہ لگائیں۔ جو حضور اقدس اپنے دل میں ریویو کی اشاعت کے متعلق رکھتے تھے۔ اگر آپ نے ابھی تک ریویو کی خریداری قبول نہیں فرمائی۔ تو فوری طور پر دس روپے ارسال فرما کر خرید لیجئے یا غیروں میں رسالہ بھجوانے کے لئے عطیہ جات ارسال کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔

(وکیل التعلیم انچارج ریویو آف ریلیجنز ربوہ)

فریضہ زکوٰۃ کی اہمیت

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں تقریباً ہر جگہ نماز کے حکم کے ساتھ زکوٰۃ کی ادائیگی کا حکم بھی فرمایا ہے۔ اور مومن کے لئے زکوٰۃ دینا بھی ایسا ہی لازمی قرار دیا ہے۔ جیسا کہ نماز کا ادا کرنا۔ پس اگر کوئی شخص اس فرض کو بخوشی ادا نہیں کرتا۔ یا ادائیگی میں کوتاہی کرتا ہے۔ تو وہ ایسا ہی قابل مواخذہ ہے جیسا کہ تارک صلوٰۃ

چنانچہ تارک زکوٰۃ کے لئے بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے سخت عذاب میں مبتلا ہونے کی خبر دی گئی ہے قرآن کریم و احادیث میں اس عذاب کی نوعیت ایسی خطرناک بیان کی گئی ہے۔ کہ جس کے سننے سے ہی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

چنانچہ خدا تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔
والذین یکنزون الذھب والفضۃ ولا ینفقونھا فی سبیل اللہ فبشرھم بعذاب الیم یوم یحمیٰ علیھا فی نار جہنم فتکویٰ بھا جباھھم وجنوبھم وظھورھم ھذا ما کنزتم لانفسکم فذوقوا ما کنتم تکنزون ۔ (پ۱۰ ع۱۱)

(ترجمہ) جو لوگ سونا اور چاندی جمع کرتے رہتے ہیں۔ اور اسے خدا تعالیٰ کی راہ میں اس احکام کے مطابق خرچ نہیں کرتے۔ ایسے لوگوں کو دردناک عذاب کی خوشخبری سنادو۔ جس دن کہ اس سونے اور چاندی کو جمع کرنے کے باعث، جہنم کی آگ کو بھڑکایا جائیگا۔ پھر اس سے ان کی پیشانیاں اور ان کے پہلو اور ان کی پیٹھیں داغی جائیں گی۔ پھر کہا جائیگا کہ یہ مال ہے۔ جو تم نے اپنی جانوں کے فائدے کے واسطے اکٹھا کیا تھا پس اپنے جمع شدہ مالوں کا مزہ چکھو

پھر اس عذاب کی مزید تفصیل احادیث نبویہ میں یوں بیان کی گئی ہے۔

عن ابی ھریرۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من صاحب کنز لا یودی زکوٰتہ الا احمی علیہ فی نار جہنم فیجعل صفائح فتکویٰ بھا جنباہ حتیٰ یحکم اللہ بین عبادہ فی یوم کان مقدارہ خمسین الف سنۃ ثم یریٰ سبیلہ اما الی الجنۃ واما الی النار
(نیل الاوطار جلد ۴ ص ۱۵۵)

(ترجمہ) حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے۔ کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جس صاحب مال نے اپنے مال میں سے زکوٰۃ ادا نہ کی ہوگی۔ اس کے مال کو جہنم کی آگ پر گرم کیا جائے گا۔ پھر اس کی تختیاں بنا کر ان کے ذریعہ سے ان کے پہلوؤں پر داغ دیا جائے گا۔ یہاں تک کہ خدا تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان اس دن فیصلہ کرے گا۔ کہ آیا اس کو دوسرے اعمال کے لحاظ سے جنت میں داخل کیا جائے۔ یا جہنم میں۔

(۲) عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اتاہ اللہ مالاً فلم یود زکوٰتہ مثل لہ یوم القیامۃ شجاعاً اقرع لہ زبیبتان یطوقہ یوم القیامۃ ثم یاخذ بلھزمتیہ یعنی شدقیہ ثم یقول لہ انا مالک انا کنزک ثم تلا ولا یحسبن الذین یبخلون الآیۃ (مسلم)

(ترجمہ) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جس شخص کو خدا تعالیٰ نے مال دیا۔ اور اس نے اس کی زکوٰۃ ادا نہ کی۔ تو قیامت کے دن اس کا مال اس کے سامنے ایک گنجے بڑی کچلیوں والے سانپ کی صورت میں کھڑا کیا جائے گا۔ اور اس کے گلے میں بطور طوق ڈال دیا جائے گا۔ اور وہ سانپ اسے کہے گا کہ میں تیرا وہ مال اور خزانہ ہوں۔ جس کی تو نے زکوٰۃ ادا نہ کی تھی۔

مندرجہ بالا آخرت کے عذاب کے علاوہ عدم ادائیگی زکوٰۃ کی صورت میں دنیا میں جو نقصان صاحب نصاب کو اٹھانا پڑتا ہے۔ اس کا نقشہ مندرجہ ذیل حدیث میں کھینچا گیا ہے۔ عن عائشۃ قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما خالطت الزکوٰۃ مالاً قط الا اھلکتہ (مشکوٰۃ)

یعنی جس مال پر زکوٰۃ واجب ہو مگر ادا نہ کی جائے۔ بلکہ زکوٰۃ کا حصہ اس میں شامل رہنے دیا جائے گا۔ تو وہ دوسرے مال کو بھی تباہ و برباد کر دے گا۔ جس کی تصدیق دوسری حدیث میں یوں آتی ہے۔ فیھلک الحرام الحلال۔ کہ حرام [illegible] یعنی عدم ادا شدہ زر زکوٰۃ حلال مال کو بھی لے ڈوبے گا۔ مثلاً ایک دوست کے پاس ایک ہزار روپیہ ہے۔ جس کی زر زکوٰۃ ۲۵ روپے بنتی ہے۔ اگر وہ اس فریضہ کو ادا نہیں کرتا۔ تو اس کے یہ ۲۵ روپے ہزار کو بھی لے ڈوبیں گے۔ ان آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ سے ظاہر ہے۔ کہ خدا وند کریم اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے صاحب نصاب انسان کے لئے زکوٰۃ کے ادا نہ کرنے کو کتنا بڑا جرم قرار دیا ہے۔ اور اس پر سخت وعید بیان فرمائی ہے۔ البتہ انسان کی طبیعت میں ایک طبعی خیال پیدا ہوتا ہے کہ اگر میں اپنے مال میں سے زکوٰۃ ادا کروں تو میرا مال کم ہونا شروع ہو جائے گا۔ اور اس وجہ سے اس کی طبیعت میں انقباض کا پیدا ہونا لازمی امر ہے۔ اس انقباض کو دور کرنے کے لئے خدا تعالیٰ فرماتا ہے
وما اتیتم من ربا لیربوا فی اموال الناس فلا یربوا عند اللہ وما اتیتم من زکوٰۃ تریدون وجہ اللہ فاولئک ھم المضعفون
(پ۲۱ ع۷)

جو تم لوگوں کا مال بڑھانے کی خاطر نفع یا سود کی ادائیگی کرتے ہو۔ تو وہ مال اللہ تعالیٰ کے نزدیک نہیں بڑھتا ہاں جو لوگ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کی خاطر زکوٰۃ دیتے ہیں وہ لوگ اپنے مالوں کو بڑھانے والے ہیں۔ بلکہ زکوٰۃ کی ادائیگی سے مال میں کمی ہو جانے کا وسوسہ خدا تعالیٰ کے فرمان کے مطابق ایک شیطانی خیال ہے۔ جس سے بچنا ہر مومن کا فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ الشیطان یعدکم الفقر و یامرکم بالفحشاء واللہ یعدکم مغفرۃ منہ وفضلاً

یعنی شیطان تمہیں (زکوٰۃ ادا کرنے کی صورت میں) افلاس و فقر کا وعدہ دیتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ اپنی طرف سے مغفرت اور فضل کا وعدہ دیتا ہے۔ پس اس آیت کے پیش نظر اصحاب نصاب کو چاہیئے۔ کہ وہ شیطانی وساوس سے بچتے ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ پس آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ سے واضح ہو چکا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے صاحب نصاب کیلئے زکوٰۃ کے ادا نہ کرنے کو سخت جرم قرار دے کر اس پر سخت وعید بیان فرمائی ہے۔ اور وہ شخص نہایت ہی بدبخت ثابت ہوا۔ کہ جس نے زکوٰۃ نہ ادا کرنے کی وجہ سے دنیا میں بھی اپنے مال کو تباہ و برباد کر دیا۔ اور آخرت میں بھی وہ سخت عذاب میں مبتلا رہا۔ گویا کہ ایسا شخص خسر الدنیا والآخرۃ کا مصداق بنا۔ پس ان حالات میں ضروری ہے۔ کہ ہماری جماعت کے تمام وہ افراد جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے شرعی نصاب زکوٰۃ کا مالک بنایا ہے۔ وہ اپنے اس فرض کو پہچانیں اور اسلامی شریعت کی پابندی کرتے ہوئے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کریں اور اپنے آپ کو دنیاوی خسران اور اخروی عذاب سے بچانے والے قرار پائیں۔

اس زمانہ میں عام مسلمانوں نے جہاں اسلام کے ارکان کو چھوڑ کر بہت سے خلاف شرع دستور و رسوم اختیار کر لئے ہیں۔ وہاں زکوٰۃ کو بھی ترک کر دیا ہے۔ اور دولت کم ہونے کے اندیشہ سے زکوٰۃ دینی چھوڑ دی ہے۔ جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے ان سے دولت ایسی چھینی کہ اب دنیا میں سب سے [illegible] مفلس قوم اگر کوئی ہے تو وہ مسلمان ہی ہیں..........

....

بعض احمدی احباب سے زکوٰۃ کی ادائیگی میں وہ چستی ظاہر نہیں ہوتی۔ جو کہ ہونی چاہیئے۔ زکوٰۃ کے متعلق جو صحیح اندازہ لگایا گیا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری جماعت میں سے تین لاکھ روپیہ سالانہ مد زکوٰۃ میں وصول ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے قریباً ہر گھر سے کچھ نہ کچھ زکوٰۃ نکل سکتی ہے۔ بہت سے زیورات ہیں۔ جن کی زکوٰۃ نہیں دی جاتی۔ اکثر ایسی تجارتیں ہیں۔ جن پر ادائیگی زکوٰۃ لازم ٹھہرتی ہے۔ اور کئی ایسے کارخانے ہیں۔ کہ جن پر ادائیگی زکوٰۃ ضروری ہو چکی ہے۔ بعض زمیندار احباب پر بھی زکوٰۃ واجب آتی ہے۔ مگر افسوس سے لکھنا پڑتا ہے۔ کہ ان میں سے بعض دوست باوجود بار بار توجہ دلانے کے اس فریضہ کو بجا لانے سے پہلو تہی اور غفلت اختیار کر رہے ہیں۔ حالانکہ ایسے دوستوں کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ جب حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد عرب کے اکثر قبائل نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا۔ تو حضرت ابوبکرؓ نے ایسے لوگوں کے ساتھ نہایت سختی سے جنگ کی اور فرمایا کہ اگر یہ لوگ اونٹ کا ایک گھٹنا باندھنے والی رسی (عقال) یا زکوٰۃ کا کوئی حصہ دینے سے بھی انکار کریں گے تو میں ان سے جنگ کروں گا۔ اس طرح انہوں نے نادہندگان سے زکوٰۃ وصول کی۔

تاریخ اسلام میں سوائے اس فریضہ کے اور کسی فریضہ کی عدم ادائیگی کی وجہ سے جنگ کا ہونا ثابت نہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس فرض کی ادائیگی اسلامی قصر کی عملی تکمیل کے لئے اشد ضروری ہے۔

اس سلسلہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی کتاب کشتی نوح میں جماعت کو تاکید کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"اے تمام لوگو جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو۔ آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے۔ جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے سو اپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو۔ اور اپنے روزوں کو خدا کے لئے صدق کے ساتھ پورے کرو۔ ہر ایک جو زکوٰۃ دینے کے لائق ہے وہ زکوٰۃ دے۔ اور جس پر حج فرض ہو چکا ہے اور کوئی مانع نہیں۔ وہ حج کرے" (کشتی نوح صفحہ ۱۵)

زکوٰۃ ادا کرنے والوں کے لئے اللہ تعالیٰ اپنے کلام پاک میں فرماتا ہے۔ قد افلح المومنون الذین ھم فی صلوٰتھم خاشعون والذین ھم عن اللغو معرضون والذین ھم للزکوٰۃ فاعلون (پ۱۸ ع۱)

جس سے ظاہر ہے کہ زکوٰۃ دینے والے مومن لوگ دنیا اور آخرت میں کامیاب رہیں گے۔ جس کی تائید اس آیت سے بھی ہوتی ہے۔ الذین یقیمون الصلوٰۃ ویوتون الزکوٰۃ وھم بالآخرۃ ھم یوقنون ۔ اولئک علیٰ ھدیً من ربھم واولئک ھم المفلحون ۔ (پ۲۱ ع۱۰)

جس سے ظاہر ہے۔ کہ نمازیں اور زکوٰۃ ادا کرنے والے لوگ ہی خدا تعالیٰ کی حقیقی ہدایت پر ہیں۔ اور وہی کامیاب رہنے والے ہیں۔ اس کی مزید تائید بخاری شریف کی حدیث سے بھی ہوتی ہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے۔ کہ ایک شخص نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ کہ وہ کونسا عمل ہے۔ کہ جس کو اختیار کرنے سے آخرت میں

(باقی صفحہ ۸)

تریاق اٹھرا - حمل ضائع ہو جاتے ہوں یا بچے فوت ہو جاتے ہوں - فی شیشی ۸/۲ روپے مکمل کورس ۲۵ روپے دواخانہ نور الدین جودھامل بلڈنگ لاہور

جناب مرزا احسن علی صاحب آف ایم ولایت علی اینڈ سنز

لاہور سے تحریر فرماتے ہیں۔ آپ کا عطر عید پر استعمال کیا۔ اس کی کیف آور۔ خوشبو کی بھینی بھینی لپٹیں۔ سچ پوچھئے ابھی تک میرے گرد و پیش کو معطر کر رہی ہیں۔ آپ کے عطر کی سب بڑی خوبی جو میں نے محسوس کی ہے۔ وہ یہ ہے کہ گھٹیا۔ سستے اور بازاری عطروں کی تیز اور تند خوشبو کی بجائے نہایت لطیف اور پاکیزہ قسم کی خوشبو ہے جس سے انسان کے خیالات اور جذبات بھی پاکیزہ ہو جاتے ہیں۔ میرے خیال میں عیدین اور دوسری متبرک تقاریب کے علاوہ ہر وقت اگر یہ عطر استعمال کیا جائے۔ تو انسان اپنے روزمرہ کے کاروبار میں نہایت چاق و چوبند شاداں و فرحاں اور ہشاش بشاش رہتا ہے اللہ الیسٹرن پرفیومری کمپنی کو توفیق دے کہ وہ یہ عطر زیادہ سے زیادہ مقدار میں تیار کر سکیں تاکہ ہر پاکستانی کو دستیاب ہو سکیں

این دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

ہمارے ہاں سے اعلیٰ قسم کے عطریات گلاب چنبیلی۔ شام شیراز۔ حنا خس۔ باغ و بہار۔ عنبرین گل شبو حاصل فرماویں۔ قیمت پانچ روپے۔ آٹھ روپے۔ پندرہ روپے اور بیس روپے فی تولہ

الیسٹرن پرفیومری کمپنی ربوہ ضلع جھنگ

پاکستان کی طاقت اور ترقی کے لئے

ولسن انجن
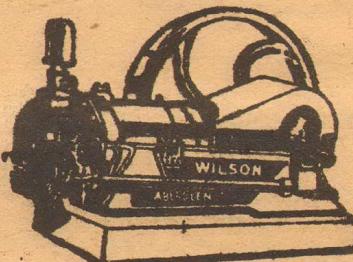
انگلستان کے بنے ہوئے ہاریزنٹل۔ کولڈ سٹارٹ۔ کم رفتار۔ ولسن انجن پاکستان میں ۶۰۰۰ ہارس پاور سے زیادہ طاقت مہیا کر رہے ہیں۔

۶۰ سے زیادہ مختلف اہم شہروں اور قصبات میں کام کرتے ہوئے وہ پاکستان کی بڑھتی ہوئی صنعتوں مثلاً ٹیکسٹائل ملز۔ آئل ملز۔ سا ملز۔ رائس ملز۔ آئس ملز۔ سیمنٹ فیکٹریز نیز آبپاشی۔ پانی اور بجلی کی سپلائی کے منصوبوں کو روزافزوں ترقی دینے میں پوری مدد دے رہے ہیں۔

ہم حاضر سٹاک میں سے ۱۲-۱۷-۲۵-۳۱-۳۶-۶۲ اور ۷۰ ہارس پاور کے انجن مہیا کر سکتے ہیں۔

۴۴-۴۹ اور ۹۰ ہارس پاور ڈبل سلنڈر کے انجن جہاز میں چڑھ چکے ہیں۔

سٹرن آئس پلانٹس

۵ ٹن کے مکمل آئس پلانٹ مع انجن حاضر سٹاک میں موجود ہیں

نارو لیسٹرن انجنیئرز پیرس روڈ۔ کھارادر کراچی ۲

بعدالت جناب شیخ فاروق احمد صاحب پی سی ایس ڈپٹی کسٹوڈین جہلم

نمبر مقدمہ B/614 سال ۱۹۵۲ء

درخواست زیر دفعہ ۱۸ آرڈیننس ۱۵ سال ۴۹ء

چوغطہ خان ولد مہدی خان مستری سکنہ موضع چکوال (مدعی)

بنام — ہیرانند (ریسپانڈنٹ)

بنام۔ ہیرانند ولد پریم سنگھ ساکن چکوال حال تارک الوطن

ہرگاہ عدالت ہذا کو یقین دلایا گیا ہے۔ کہ مقدمہ عنوان بالا میں ریسپانڈنٹ ہیرانند روپوش بیتہ تارک الوطن ہو گیا ہے اور معمولی طریقہ سے اس پر تعمیل نہیں ہو سکتی۔ اس واسطے اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر متذکرہ صدر مسئول علیہ عدالت ہذا میں مورخہ ۱۳ بوقت ۹ بجے صبح اصالتاً یا وکالتاً یا بذریعہ کسی ایجنٹ حاضر نہیں ہوا۔ تو اس کے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائے گی۔ آج مورخہ ۱۴/۷/۵۲ بدستخط ہمارے و مہر عدالت کے جاری ہوا۔

دستخط (ڈپٹی کسٹوڈین جہلم)

بعدالت جناب شیخ فاروق احمد صاحب پی سی ایس ڈپٹی کسٹوڈین جہلم

نمبر مقدمہ B-574 سال ۱۹۵۲ء

زیر دفعہ 16 آرڈیننس ۱۵ سال ۱۹۴۹ء (داخلی اور خروال)

فضل دین ولد دوست محمد سکنہ چکوڑہ تحصیل چکوال

بنام موہن لال ولد نند لال (ریسپانڈنٹ) (مدعی)

بنام موہن لال ولد نند لال سکنہ اودھروال تحصیل چکوال حال تارک الوطن

ہرگاہ عدالت ہذا کو یقین دلایا گیا ہے کہ مقدمہ عنوان بالا میں ریسپانڈنٹ موہن لال مذکور بیتہ تارک الوطن ہو گیا ہے۔ اور معمولی طریقہ سے اس پر تعمیل نہیں ہو سکتی۔ اشتہار زیر آرڈر ۵۔ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی جاری کیا جاتا ہے۔ اگر متذکرہ صدر مسئول علیہ عدالت ہذا میں مورخہ ۹/۸/۵۲ بوقت ۹ بجے صبح اصالتاً یا وکالتاً یا بذریعہ کسی ایجنٹ حاضر نہیں ہوگا۔ تو اس کے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائے گی۔

آج مورخہ ۱۴/۷/۵۲ بدستخط ہمارے و مہر عدالت جاری ہوا

دستخط:۔ (ڈپٹی کسٹوڈین جہلم)

بعدالت جناب شیخ فاروق احمد صاحب پی سی ایس ڈپٹی کسٹوڈین جہلم

نمبر مقدمہ B-246 سال ۱۹۵۲ء درخواست زیر دفعہ ۱۸ آرڈیننس ۱۵ سال ۱۹۴۹ء

عباس خان ولد مہدی خان قوم اعوان چوہان ساکن تحصیل فتحی

تحصیل چکوال۔ ضلع جہلم (مدعی)

بنام دھرم سنگھ (ریسپانڈنٹ)

بنام۔ دھرم سنگھ ولد رام چند قوم کھتری ساکن چکوال حال وارد ہندوستان

ہرگاہ عدالت ہذا کو یقین دلایا گیا ہے۔ کہ مقدمہ عنوان بالا میں ریسپانڈنٹ دھرم سنگھ روپوش بیتہ تارک الوطن ہو گیا ہے اور معمولی طریقہ سے اس پر تعمیل نہیں ہو سکتی۔ اس واسطے اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر متذکرہ صدر مسئول علیہ عدالت ہذا میں مورخہ ۹/۸/۵۲ بوقت ۹ بجے صبح اصالتاً یا وکالتاً یا بذریعہ کسی ایجنٹ حاضر نہیں ہوگا۔ تو اس کے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائے گی

آج مورخہ ۲۱/۷/۵۲ بدستخط ہمارے و مہر عدالت کے جاری ہوا

دستخط:۔ ڈپٹی کسٹوڈین جہلم۔

بعدالت جناب شیخ فاروق احمد صاحب پی سی ایس ڈپٹی کسٹوڈین جہلم

نمبر مقدمہ B-596 سال ۱۹۵۲ء درخواست دفعہ 16 آرڈیننس ۱۵ سال ۱۹۴۹ء

رسالدار پائندہ خان ولد شیر باز خان قوم اعوان سکنہ جھامرہ تحصیل پنڈدادنخان ضلع جہلم (مدعی)

بنام فقیر چند المعروف ڈوڈہ شاہ ولد رام دتہ مل سکنہ جھامرہ تحصیل پنڈدادنخان (ریسپانڈنٹ)

بنام۔ فقیر چند المعروف ڈوڈہ شاہ ولد رام دتہ مل سکنہ جھامرہ تحصیل پنڈدادنخان حال تارک الوطن

ہرگاہ عدالت ہذا کو یقین دلایا گیا ہے۔ کہ مقدمہ عنوان بالا میں ریسپانڈنٹ فقیر چند روپوش بیتہ تارک الوطن ہو گیا ہے۔ اور معمولی طریقہ سے اس پر تعمیل نہیں ہو سکتی اس واسطے اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر متذکرہ صدر مسئول علیہ عدالت ہذا میں مورخہ ۹/۸/۵۲ بوقت ۹ بجے صبح اصالتاً یا وکالتاً یا بذریعہ کسی ایجنٹ حاضر نہیں ہوگا۔ تو اس کے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائے گی۔

آج مورخہ ۱۴/۷/۵۲ بدستخط ہمارے و مہر عدالت جاری ہوا

دستخط:۔ (ڈپٹی کسٹوڈین جہلم)

فخر الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا نہایت ہی سخت تاکیدی فرمان:۔ مہدی کے ظہور کی خبر سنتے ہی تم پر فرض ہے۔ کہ تم اس کی جماعت میں داخل ہو جاؤ۔ خواہ برف پر گھٹنوں کے بل چلنا پڑے (مسلم)

یہ نہایت ہی سخت تاکیدی حکم ہے۔ احمدی جماعت کا فرض ہے۔ کہ وہ غفلت میں پڑی ہوئی دنیا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم پہنچائے۔ اس کی آسان راہ یہ ہے۔ کہ آپ اپنے علاقہ کے تعلیم یافتہ لوگوں کے اور لائبریریوں کے پتہ جات روانہ فرمائیے ہم یہاں سے اُن کو مناسب لٹریچر روانہ کریں گے۔ **عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن**

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

حب اٹھرا (رجسٹرڈ):۔ اسقاط حمل کا مجرب علاج فی تولہ ڈیڑھ روپیہ مکمل خوراک گیارہ تولے پونے چودہ روپے ۱۲-۱۲-۰ حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

اگر دائرۂ امت سے اخراج کی مہم جاری رہی تو کوئی فرد باقی نہ رہیگا

جوش و خروش سے کہیں زیادہ غور و تدبر کی ضرورت ہے

مولانا عبدالماجد صاحب دریاآبادی مدیر صدق جدید کا تازہ بیان

(منقول از روزنامہ نوائے وقت ۲۲ جولائی ۱۹۵۲ء)

اہل غلو کی ایک تعداد ہر زمانہ میں ایسی موجود چلی آئی ہے جس نے دینداری، خدا پرستی، رضا بحق کا مفہوم ہی اس غلو کو سمجھا ہے۔ اور امت کے سارے فرقوں کے درمیان جو عظیم الشان ما بہ الاشتراک ہے، اس کی طرف سے آنکھیں بند کر کے ہر موقع و محل ما بہ الاختلاف ہی کو اچھالنا ضروری خیال کیا ہے

لکھنؤ کے بعض حلقوں میں جو ذہنیت کارفرما ہے، وہی ایک بہت بڑے پیمانہ پر اور کہیں زیادہ مہیب صورت میں پاکستان میں ایک اور فرقہ کے خلاف ظہور فرما ہے، اس کے عقیدے یقیناً امامیہ سے بھی بڑھ کر مسلک اہل سنت سے ہٹے ہوئے ہیں۔ سوال ان عقیدوں کے غلط اور شدید غلط ہونے کے باب میں نہیں، سوال صرف دائرہ امت سے باہر نکالنے اور مشترک امور میں شرکت کا ہے اور اس میں جوش و خروش سے کہیں زائد ضرورت غور و تدبر کی ہے،

با نوائی پا منہ اندر فراق

ابغض الاشیاء عندی الطلاق

تاویل ضعیف سی ضعیف، رکیک سی رکیک ہو، بہر حال انکار و تکذیب کے مرادف نہیں اور دائرۂ امت سے اخراج کا حکم صرف منکرین و مکذبین کے لئے ہے ورنہ ہر بدعی عقیدہ پر اخراج کا سلسلہ اگر شروع ہو گیا۔ تو آخر یہ ختم کہاں ہو گا؟ اور چھنٹتے چھنٹتے کے افراد آخر میں باقی رہ جائیں گے۔

"زمیندار" کی صریح غلط بیانی

اخبار زمیندار مورخہ ۲۲ جولائی میں "مرزائیت سے توبہ" کے زیر عنوان شائع ہوا ہے کہ میاں احمد حسن۔ محمد حسن اور حسن ولد مستا نے برضا و رغبت مولانا حفظ الرحمن کے دست حق پرست پر مرزائیت سے توبہ کی"

یہ سراسر دروغگوئی اور افتراء ہے سلانوالی میں اس نام کے کوئی احمدی نہیں ہیں۔ میں چیلنج کرتا ہوں کہ زمیندار یا اس کا خبر رساں ثابت کرے کہ ان ناموں کے احمدی سلانوالی میں موجود تھے جنہوں نے احمدیت سے توبہ کی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ تینوں اصحاب نہ احمدی تھے اور نہ ہی انہوں نے توبہ کی بلکہ فرضی طور پر لوگوں نے مشہور کر دیا کہ یہ احمدی ہیں لہذا ان کو مسلمان کریں۔ انہوں نے اس بات سے انکار کیا اور کہا کہ نہ ہم پہلے احمدی تھے اور نہ اب احمدی ہیں۔ لہذا توبہ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ لعنت اللہ علی الکاذبین

(ڈاکٹر عبداللہ خان مبلغ جماعت احمدیہ)

(بقیہ صفحہ ۶)

کامیاب ہو جاؤں۔ تو حضور نے جن امور کا ذکر فرمایا۔ ان میں سے ایک زکوٰۃ بھی تھی۔ پس ادائیگی زکوٰۃ کی اہمیت بیان کرنے کے بعد مختصر طور پر گذارش کی جاتی ہے کہ چونکہ یہ اہم فریضہ ہے۔ اور اس کی ادائیگی کی ذمہ داری ہر فرد پر ہی نہیں۔ بلکہ امام اور خلیفۂ وقت پر بھی پڑتی ہے۔ بالخصوص ایسے وقت میں یہ ذمہ داری اور بھی بڑھ جاتی ہے جب کہ غرباء و مساکین کی ضروریات پوری نہ ہوں چونکہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے زکوٰۃ کی وصولی ناظر بیت المال کے سپرد کی ہے۔ اور یہ عاجز اس ذمہ داری کو سب عہدہ داران و ذی اثر احباب جماعت بلکہ ہر بزرگ و دیگر احباب پر بھی عائد کرتا ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے حلقوں میں سب دوستوں کی ادائیگی زکوٰۃ کا ذمہ دار اپنے آپ کو خیال فرمائیں۔ اور جہاں جہاں کوتاہی ہوتی دیکھیں۔ اس کو پورا کرنے کی سعی فرمائیں۔ اور اگر ضرورت پڑے تو نظارت بیت المال کو بھی اطلاع دیں۔ جب تک ایسا نہ کریں گے سب دوستوں پر اس اہم فریضہ اسلام کی تکمیل کی ذمہ داری قائم رہے گی۔ نہ صرف اپنی ذات کے لئے بلکہ جملہ متعلقین۔ پڑوسی۔ اور دوست و آشنا کے لئے بھی جن میں وہ تحریک کر سکتے تھے۔ اور نہیں کی یا جن کو تحریک کی۔ اور کچھ اثر نہیں ہوا۔ تو اوپر کسی کو اطلاع نہیں دی۔ اور زکوٰۃ نہ ادا ہوتے ہوئے دیکھ کر خاموش رہے۔ ان سب حالات میں ان احباب پر ذمہ داری رہے گی۔ جو کسی قسم کی مدد و تحریک یا اطلاع ادائیگی زکوٰۃ کے متعلق کر سکتے تھے۔ اور نہیں کی۔

زکوٰۃ کے متعلق مسائل الفضل میں وقتاً فوقتاً شائع ہوتے رہتے ہیں تاہم اگر مزید معلومات کی ضرورت ہو تو نظارت ہذا سے دریافت فرمائیں۔ (ناظر بیت المال ربوہ ضلع جھنگ)

غلط اور محرف کئے ہوئے حوالوں کو شائع کرنا

جس سے غرض محض اشتعال انگیزی ہو قانوناً ممنوع قرار دیئے جائیں

ان دنوں اخبارات میں جماعت احمدیہ کے لٹریچر سے ایسے غلط اور محرف کئے ہوئے حوالے کثرت سے شائع کئے جاتے ہیں۔ جن سے مطلب کچھ کا کچھ ہو جاتا ہے۔ یہ ایک عظیم فتنہ ہے۔ جو محض اشتعال انگیزی کے لئے مخالفین دیدہ دانستہ اٹھا رہے ہیں بلکہ بعض ایسے ٹریکٹ بھی شائع کئے جا رہے ہیں۔ جن میں غلط اور محرف کئے ہوئے حوالے درج کئے جاتے ہیں۔ اور ان کو جماعت احمدیہ یا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کے نام سے شائع کیا جانا ظاہر کیا جاتا ہے۔ پریس کا نام بھی اکثر پر نہیں ہوتا۔

یہ سخت بد دیانتی ہے حکومت کو چاہیئے کہ غلط اور محرف کئے ہوئے حوالے شائع کرنے والوں کا تدارک کرے۔ اور کوئی ایسا قانون پاس کرے جو ایسے حوالے شائع کرنے والوں کو سزا کا مستوجب قرار دے سکے جماعتوں کو چاہیئے کہ وہ مستفسرین کو صحیح حوالے دکھانے کا انتظام کریں۔

سب سے بڑا افسوس یہ ہے کہ مدیران جرائد بھی مخالفین کے ایسے غلط محرف کئے ہوئے حوالے لیکر ان پر زوردار مقالے لکھ مارتے ہیں۔ حالانکہ ان کا فرض ہے کہ جب تک اصل کتاب سے حوالہ نہ پڑھ لیں۔ اس وقت تک اپنے خیالات کا اظہار نہ فرمائیں۔ کیونکہ اس سے ملک میں سوائے نفرت پھیلانے کے اور کوئی نتیجہ نہیں نکل سکتا۔